رخسانہ پروین

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو ایمرسن یونیورسٹی ملتان

ڈاکٹر عقیلہ بشیر

پروفیسر، شعبہ اردو، بہا الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

اقبالیات کے فروغ میں "نقوش" کے خاص نمبروں کا کردار

Rukhsana Parveen
Assistant Professor, Department of Urdu, Emerson University Multan
Dr. Aqeela Bashir
Professor Department of Urdu Bahauddin Zakariya University Multan

The role of Special Numbers of "Naqoosh" in the Promotion of Iqbaliat

From the last days of Allama Iqbal's life till now numerous litrary journals have published Iqbal Numbers. Each of jounals in its own way played a pivotal role in the development to understand the thoughts of Iqbal. By the amount of material which littrary magazines provided on Allama Iqbal, many rare books may come to the light. These magazines clarified different aspects of Iqbal's thought and vision in theri special numbers. It is because of the univque creativity of these critics and editors that all the journals and managzines do their best offer in Iqbaliat but "Naqoosh" got the basic status of Iqbal issues published in all these journals. Its just due to Muhammad tufail, who published three issues in a row with great dedication, with the addition of Narang-e-Khayal. The rare information and articles published in these issues which have become an historical document that will continue to serve as a guide for future researchers.

Keywords: *Allama Iqbal, Litrary Journals, Naqoosh, Narang-e-Khayal, Muhammad Tufail, Researchers, Articles, Document.*

ہر چند کہ ایجاد معانی خداداد صلاحیت ہے مگر محققین اور ناقدین کی بدولت اقبالیاتی ادب روز بروز وسعت اختیار کیے جارہا ہے۔اقبال کی فکر کے متعدد پہلوؤں پر کام کیا گیا ہے مگر پھر بھی آنے والا ہر دن کسی نئی تحقیق کو سامنے لے آتا ہے کہیں متنِ اقبال کی نئی دریافت غیر مطبوعہ خطوط کی

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

صورت میں جلوہ گر ہوتی ہے تو کہیں مختلف مفکرین کے تبصرے کسی نئے پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اقبال کی انفرادیت کو واضح کرتے ہیں۔ حیاتِ اقبال سے متعلق تفاصیل و معلومات مختلف رودادوں، قدیم رسائل و جرائد اور اخبارات یا دیگر مصادر سے نہایت محنت وکاوش سے اکٹھی کی جاتی ہیں اور پھر یہی جستجو جہاں اقبالیات پر تحقیق کے ضمن میں بنیادی ماخذ کا درجہ اختیار کر جاتی ہے وہیں اقبال کی فکر پر موجودہ رجحانات کا ایک اجمالی نقشہ بھی ہمارے سامنے لاتی ہے۔

پچھلے تمام برسوں میں علامہ اقبال کی فکر پر تخلیق ہونے والے ادب پر اگر نگاہ ڈالی جائے تو تنقیدی کتب کے ساتھ ساتھ ادبی جرائد میں بھی اقبالیات کے موضوع پر دلفریب نیرنگیوں سے آباد ایک جہاں ملے گا لیکن ایسی کاوشیں بہت کم ہوتی ہیں جن سے صحیح معنوں میں تاریخی، سماجی اور سیاسی آگہی حاصل ہوتی ہے۔اقبال صدی کے موقع پر اور اس سے پہلے بھی بے شمار جرائد نے اقبال نمبر شائع کیے مگر ان سب میں "نقوش "کے "اقبال نمبر "اقبالیات کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

محمد طفیل نے یکے بعد دیگرے جس قدر تین ضخیم اقبال نمبر شائع کیے تو ان پر کسی دیو کا گمان ہوتا ہے جو دنیا کی نایاب چیزوں کو سمیٹ کر ایک شمارے میں یکجا کر دیتا ہے اور ان شماروں کے منظر نامے پر علامہ اقبال کی شخصیت ایک ہرے بھرے پیڑ کی مانند اُبھر کر سامنے آتی ہے پھرچاہے موسم گزریں یا رُتیں بیت جائیں اس پیڑ کی شادابی میں فرق نہیں آتا۔

"نقوش"نے پہلا "اقبال نمبر "شمارہ نمبر ۱۲۱علامہ اقبال کی صد سالہ برسی پر ستمبر ۱۹۷۷ء میں ادارہ فروغ اُردو لاہور کے زیر اہتمام شائع کیا۔"نقوش"کا یہ "اقبال نمبر" ۵۷۶صفحات پر مشتمل ہے معروف اہل قلم نے اس میں اپنی تخلیقات پیش کیں جس میں اقبال کی حیات سے لے کر اُن کے افکار تک اہم موضوعات پر قلم اُٹھایا گیا ہے ان مضامین سے علامہ اقبال کی ہمہ گیر طبیعت کا اندازہ لگایا جاسکتاہے۔

موضوعات کے اعتبار سے یہ شمارہ متنوع ہے اس میں اقبال کے افکار و نظریات پر بھی بحث کی گئی ہے اور کچھ توضیحات وتشریحات بھی موجود ہیں۔بعض قلم کاروں نے چند ایسے اکابر علماء شعراء کی فکر پر بھی روشنی ڈالی جن کے افکار سے اقبال متاثر ہوئے کچھ لکھنے والوں نے فکرِ اقبال کے چند نئے گوشے بھی اُجاگر کیے اس شمارے کی معنوی قدروقیمت اس سے واضح ہوتی ہے کہ اس شمارے میں

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان، ڈاکٹر سید محمد عبداللہ، مولانا امتیاز علی عرشی، ڈاکٹر یوسف حسین خان،ڈاکٹر محمد احسن فاروقی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ڈاکٹر عبدالسلام خورشید ایسے ماہرین فن اور نقادان سخن نے مضامین تحریر کیے جس سے اس شمارے کی اہمیت اور اثر پذیری میں اضافہ ہوتا ہے۔

"نقوش "کے اس شمارے کی افادیت میں اس وقت اور بھی اضافہ ہوجاتا ہے جب اس کے مقالہ نگاروں کی کاوش پر نظر پڑتی ہے کہ انہوں نے نئے معیار ات اور خیالات کو افتادہ معیارات پر ترجیح دی ہے جو نہ صرف شمارے کی مقبولیت کو بڑھاتی ہے بلکہ مقالہ نگاروں کی ذہنی اور فکر ی صلاحیتوں کا بھی بھر پور اظہار ہے۔شمارے کا آغاز ہی اقبا ل کی غیر مطبوعہ تحریروں سے ہوتاہے اس میں علامہ اقبال کا غیر مطبو عہ خط جو۲۵مارچ۱۹۲۸ء کو ریاست بہاولپورکے مولانا غلام حسین صاحب کو لکھا اُ نکے دستخطی خط کے ساتھ موجود ہے اس کے علاوہ تین مزید غیر مطبوعہ خطوط بھی مع اصل عکس کے شمارے کی زینت ہیں خطبہ الٰہ آباد کے پہلے نسخے کا عکس اور اقبال بطور ممتحن کی دستاویز بھی شمارے کی قدروقیمت کو بڑھادیتی ہے۔

"حالات وواقعات"کے عنوان سے جو حصہ پیش کیا گیا اس میں دو مضامین شامل ہیں، "حیات نامہ اقبال"از پروفیسر رفیع الدین ہاشمی اور "حیات اقبال"از پروفیسر عبدالقوی دسنوی، ان دونوں مضامین میں حیات اقبا ل سے متعلق تمام معلومات کا احاطہ کیا گیا ہے۔اور بڑی عرق ریزی کا مظاہر ہ کیا گیا ہے۔اپنے مضمون"حیات نامہ اقبال"کے متعلق رفیع الدین ہاشمی کہتے ہیں۔

> "زیر نظر "حیات نامہ اقبال "علامہ اقبال کی اکسٹھ سالہ طویل زندگی کی شب و روز کی مصروفیات،سفر وحضر کی مختلف سرگرمیوں اور کسی حد تک ان کی ذہنی کیفیات اور ان کے عزائم،ارادوں کا واقعاتی خاکہ ہے (جسے اقبال کی سوانح کا بنیادی خاکہ بھی قرار دیا جاسکتا ہے)اس میں اقبال کی زندگی میں رونما ہونے والے تقریباً تین سو واقعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ہر واقعہ کا ذکر تاریخ اور ماہ و سال کے تعین کے ساتھ کیاگیاہے"۔(۱)

رفیع الدین ہاشمی نے ۹نومبر۱۸۷۷ء سے لے کر۲۱اپریل ۱۹۳۸ء تک سنین وار اور کچھ اہم واقعات کو تاریخ وار بھی درج کیا اس میں۱۹۵۰ء کا اہم واقعہ جب مزارِ اقبال کی تعمیر

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ہوئی۔۲۱اپریل۱۹۲۰ء میں جب بعد وفات ٹو۔یو۔یو نیورسٹی ٹوکیو کی طرف سے ایم یطس ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری عطا ہوئی اور ۱۹۷۷ء اقبال صدی کے ساتھ ساتھ "نقوش" کے اقبال نمبر کی اشاعت کا تذکر ہ بھی موجود ہے۔رفیع الدین ہاشمی نے جس محنت سے یہ مقالہ تیار کیا ہے اس کو پڑھنے کے بعد کہیں تشنگی کا احساس باقی نہیں رہتا۔

پروفیسر عبدالقوی دسنوی کا مضمون "حیات اقبال"گو رفیع الدین ہاشمی کے مضمون "حیات نامہ اقبال "کی طرح مفصل اور معروضی نہیں تا ہم انہوں نے حیات اقبال کے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری اور فکر کو بھی واضح کیا۔

اس شمارے کادوسرا حصہ "اقبال اور عشق رسول"کے عنوان سے ہے۔جس میں چار مضامین "علامہ اقبال بارگاہِ رسالت میں "از ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں،"اقبال اور روحانیت "از ڈاکٹر غلام جیلا نی برق،"اقبال چند عاشقانِ رسول کے حضور "از ڈاکٹر محمد ریاض اور "علامہ اقبال کی دعائیں "از مرز ا ادیب شامل ہیں ان چاروں مضامین کی مشترک خوبی یہ ہے کہ اس میں عشق رسول کی بیشتر مثالیں اقبال کے فارسی کلام سے لی گئی ہیں عشقِ رسول ﷺسے بھر پور یہ شاعری نہ صرف اسلام بلکہ آپ کی ذاتِ اقدس پر ایمان وایقان کو اور بھی مضبوط کر دیتی ہے۔

اس شمارے کا تیسرا حصہ"اقبال جن سے متاثر ہوا"کے عنوان سے ہے اس حصے کے آغاز جس خوبصورت شعر سے کیا گیا ہے وہ عنوان سے بھر پور مطابقت رکھتاہے

حاصل کسی کامل سے یہ پوشیدہ ہنر کر
کہتے ہیں کہ شیشے کو بنا سکتے ہیں خارا

موضوع کے اعتبار سے ڈاکٹر سید عبداللہ کا مضمون "ابن عربی اور اقبال "بالکل نیا ہے ڈاکٹر سید عبداللہ نے اس مقالے میں ابن عربی کے خیالات اورفلسفے کو بیا ن کیا ہے اور پھر علامہ اقبال کے خیالات کو بھی پیش کیا اور ان تمام مباحث کو بھی بیا ن کیا جن میں اقبال ابن عربی کے خیالات سے اصولی طور پر تردید یا تائید کرتے ہیں ان مباحث کے سبب مقالہ کچھ طوالت بھی اختیار کر گیا ہے لیکن ڈاکٹر سیدعبداللہ کے سیر حاصل تبصرے نے کھرے او رکھوٹے کو الگ کر دیا اور اس موقف کی تردید کردی کہ علامہ اقبا ل ابن عربی کے مخالف یادشمن ہیں مولانا امتیاز عرشی کا مضمون "اقبال او رعراقی"بڑا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

دقیع ہے جس میں اقبال کے نظر یہ زمان و مکان اور عراقی کے زمان کے تصور کے حوالے سے بڑی محققانہ اور علمی انداز میں بات کی گئی ہے۔مولانا امتیاز علی عرشی نے بڑی دقت نظری سے دونوں مفکرین کے نظریات کا جائزہ لینے ہوئے جس احتیاط وتامل اور ذمہ داری کا مظاہر ہ کیا یہ آنے والے محققین کیلئے رہنمااور اقبال فہمی میں نیک فال ثابت ہوتی ہے۔"اقبال اور اسکے دو معاصرین "از لیفٹینٹ کرنل خواجہ عبدالرشیدمیں اقبال کے دو معاصر اکابرین اور فقید المثال علماء محمد ناصر الملک اور خان بہادر پیرزادہ مظفر احمد متخلص بہ فضلی قریشی صدیقی نقشبندی کی فکر بارے میں بتایا گیا ہے او ر ڈاکٹر عبدالحق کا مضمون "اقبال او رغالب کے ذہنی رشتے"اُردو کے معروف محقق اور نقاد کی تحقیق کا منہ بولتا ثبوت ہے جو نہ صرف غالب بلکہ کلام اقبال پر تحقیق کرنے والوں کیلئے ایک مفید ومعاون مضمون ہے۔بشیر احمد ڈار کا طویل مضمون "سنائی او راقبال"حکیم سنائی سے اقبال کی عقید ت کا بھر پور اظہار ہے اس تحقیق کے مطابق اقبا ل یہ سمجھتے ہیں کہ حکیم سنائی کا کلام ہمت افز اء ہے اور رومی کا عمل حکیم سنائی کے کام کی تکمیل ہے۔ڈاکٹر یوسف حسین خان نے اپنے مضمون "حافظ اور اقبال "میں اس کڑی تنقید کو بیان کیا جو اقبال نے حافظ کی شاعری پر کی کہ اس کی شاعری زندوں کیلئے موت کا پیغام ہے وہ حافظ کے جادوئے بیان سے متاثر تو ہو تا ہے مگر اس کے مضر اثرات کو بھی بیان کر تا ہے۔

اس شمارے کا چوتھا حصہ" اقبا ل کی شخصیت وفن کے چند پہلو"کے عنوان سے ہے ا س حصے میں علامہ اقبال کی فکر وفن پر ۱۹مضامین شامل ہیں ان مضامین میں محمد رضی الدین صدیقی نے اپنے مضمون "اقبال کا نظام فکر "میں اقبال کے افکار کو منطقی طور پر ترتیب دیا جو فکر اور وجدان سے شروع ہو کر انسانی معاشرہ خصوصاًملت اسلامیہ کے عروج وزوال کے اسباب او ران کے ازالے پر مفصل اظہار ہے۔

ڈاکٹرنبی بخش بلوچ کے نزدیک اقبال دیدہ بینا، بیدار ذہن اور عالمگیر فکر کا مالک تھا اس لیے انہوں نے اقبال کو"دیدہ ور "سے تعبیر کیا ڈاکٹر محمد احسن فاروقی نے اپنے مضمون "اقبا ل ہمارا عظیم ترین شاعر"میں اقبال کو آفاقی مقام عطا کیا۔ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی نے "اقبال کا نظریہ تاریخ"پر اپنی بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اقبال کے نظریہ تاریخ کو تاریخ انسانی کی اخلاقی تعبیر کانام دیا جاسکتاہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ڈاکٹر وزیر آغا "اقبال اور بیداری ذات "کے متعلق اقبال کے خیالات پر فاضلانہ بحث سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دراصل آگہی ہی بیداری ذات یا شعورِ ذات کا دوسرا نام ہے۔

ان مضامین میں جگن ناتھ آزاد کا طویل مضمون "اقبال کی اپنے کلام پر نظر ثانی "بڑا بلیغ ہے جس میں انہوں نے بڑی تحقیق اور جانفشانی سے اقبال کے ایسے کلام کو پیش کیا جس پر خود علامہ اقبال نے نظر ثانی کی اور اس میں ترمیم کی ان میں رموزِ بے خودی، ابر گہر بار، بانگِ درا اور بالِ جبریل کے اشعار شامل ہیں۔جگن ناتھ آزاد لکھتے ہیں۔

> "لیکن اس کے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ اقبال نے اپنے کلام میں خاصی ترمیمیں کی ہیں کہیں ایک لفظ بدلا، کہیں کئی الفاظ بدلے، کہیں سارا مصرع تبدیل کیا، کہیں سار اشعر تبدیل کیا، کہیں مصرعوں کی ترتیب میں تبدیلی کی اور کہیں ایک بندکا ایک مصرعہ یا ایک شعر اس بند سے نکال کے کسی اور بند میں شامل کیا، کہیں پہلے کے بند کو بعد میں لے آئے اور کہیں بعد کے بند کو پہلے لے آئے وغیرہ وغیرہ "[۲]

ڈاکٹر نذیر احمد کا مضمون "اقبال کی نظر میں انسانی زندگی کا مقصد "اور جگن ناتھ آزاد کا مضمون اقبال کا مثالی انسان دونوں انسانی خودی کے کمال کا مظہر ہیں جسے فلسفہ اقبال میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔اقبال کے افکار شعری صورت میں اُجاگرکرتے ہوئے دو مضمون "اقبال کا حصہ اُردو غزل میں "از ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور"اقبال کی ایک نظم (سرود انجم)"،از صوفی غلام مصطفی تبسم اقبال کی شاعری کے مفاہیم اور معنویتوں سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

میکش اکبر آبادی نے دو مثنویوں گلشن راز قدیم جس کے مصنف حضرت علامہ نجم الدین محمود شبستری ہیں اور گلشن راز جدید جس کے مصنف علامہ اقبال ہیں ان کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے دونوں مصنفین کے خیالات کو واضح انداز میں پیش کیا۔

اسلو ب احمد انصاری نے "جاوید نامہ کا ایک پہلو"میں اس نقطہ نظر سے مطالعہ کیا کہ اس کے فکری اور سماجی محرکات کی تفہیم اسے پڑھنے والے کی توجہ کا مرکز بنا دیتی ہے۔ڈاکٹر نجم الا سلام نے بڑے تحقیقی انداز میں اقبالیاتی ادب میں رسالہ "معارف"کے کردار کو واضح کیا۔اقبال کے تصور

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

توحید کو پیش کرتا پروفیسر سجادباقر رضوی کا مضمون "اقبال کا توحیدی فکر اور وحدت"ہمیں اقبال کی علمیت اور دانش وری کا قائل کر تا ہے "اقبال اور اقتصادیا ت از ڈاکٹر مرزا امجد علی بیگ، اقبال اور تاریخ گوئی "از کسریٰ مہناس، اقبال او ر نئی نسل از پروفیسر ملک حسن اختر اور اقبال اور پاکستان از ڈاکٹر عبد السلام خورشید اقبال شناسی کیلئے نہایت عمدہ مقالے ہیں جو موضوع اور معیار میں متنوع اوصاف رکھتے ہیں۔

اسی طرح پروفیسر سلیم اختر کا مضمون "اقبال کا نفسیاتی مطالعہ "اپنی نوعیت کا منفرد مضمون ہے ان کے نزدیک شخصیت پرستی ان کی زندگی کے کئی رنگوں کو عقبی پردہ مہیاکر تی ہے جس کی وجہ سے بطور انسان ہم ان کے مزاج کی تفہیم و تعبیر پر روک لگادیتے ہیں اس بات سے قطع نظر کہ اقبال کی فکر ایک خاص معنویت کی حامل ہے۔ان کے کئی خطوط سے ان کی ذہنی اور جذباتی صورتحال یا واردات کی نشاندہی کی جاسکتی ہے ان کے سائے کی جھلکیاں اقبال کے شعور کی سطح پر صاف دکھائی دیتی ہیں۔اس بارے میں پروفیسر سلیم اختر لکھتے ہیں۔

> "ہمارے شخصیت نگار کیوں۱۸۹۴ء سے آگے نہ بڑھ سکے کم از کم اقبال کے معاملے میں تو ایسے محسوس ہوتا ہے گویا چند ا ستثنائی مثالوں سے قطع نظر بیشتر ٹھنڈے پانی سے خوفزدہ ہیں اقبال کیونکہ شاعر مشرق، مفکر اسلام یا حکیم الامت ہے اس لیے اُس کے بارے میں ہر گز ہر گز کوئی ایسی بات نہ لکھی جائے جس سے وہ انسان بلکہ زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ مرد ثابت ہو "(۳)

اس کے علاوہ اس شمارے میں کئی گمشدہ دستاویزات کی بازیافت بھی کی گئی ہے جو مع اصل اور مع عکس پیش کی گئی ہیں۔یہ شمارہ
خوبصورت تصاویر سے بھی مزین ہے جس میں علامہ اقبال اور مولانا روم کی تصاویر کے ساتھ ساتھ دروازہ منزل کی وہ تصویر بھی موجود ہے جہاں اقبال نے خطبہ ا لہٰ آباد پیش کیا تھا۔

مجموعی اعتبار سے یہ شمارہ نہ صرف مضامین کی تعداد اور نوعیت کے اعتبار ہے ضخیم اور دقیع ہے بلکہ اس میں موجود نادر دستاویزات،مضامین، تقاریر، مقالات،علامہ اقبا ل کے سفر کی روئیداد اور خطبات کی وجہ سے یہ اقبالیاتی ادب میں ایک منفرد اضافے کی حیثیت رکھتا ہے اس شمارے سے اقبال

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کی شخصیت کا واضح نقش سامنے آتا ہے ان ساری کاوشوں نے اس جریدے کو یادگار اور معلومات افزاء بنا دیا ہے اور اکابرِ تنقید ادب اس کاوش کو سراہے بغیر نہیں رہ سکتے۔

"نقوش "نے نیرنگ خیال کا وہ تاریخی نمبر جو حکیم یوسف حسن کی ادارت میں ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا تھا نومبر ۱۹۷۷ء میں اضافے کے ساتھ پیش کیا ۱۹۳۲ء اس شمارے کی ضخامت ۲۹۸صفحات پر مشتمل تھی مگر نومبر ۱۹۷۷ء میں اضافہ شدہ مضامین کے ساتھ یہ ۵۸۹صفحات کی ضخامت اختیار کر گیا۔اس شمارے کی دل آویزی اس میں ہے کہ ۱۹۳۲ء میں اس کا اداریہ حکیم یوسف حسن نے تحریر کیا اور۱۹۷۷ء میں اس کی ادارت بھی انہوں نے کی اور اُس کا مقدمہ اقبال نمبر طبع ثانی ۱۹۷۷ء کے عنوان سے لکھا۔"نیرنگ خیال "کے اس شمارے کو یہ فضلیت بھی حاصل ہے کہ اس کی پہلی اشاعت علامہ اقبال کی زندگی میں ہوئی اور محمد طفیل نے اپنے ادارے "طلوع"میں بھی کہا کہ

> "اس نمبر کے چھاپنے پرمیرااصرار اس لیے تھا کہ یہ پہلا اقبال نمبر تھا جو علامہ اقبال کی زندگی میں چھپا تھا یہی وہ چراغ تھا جس سے بعد میں بہت سے چراغ جلے"(۴)

اس شمارے کے مندرجات پر نظر ڈالی جائے تو یہ بھی تحقیق محنت، کاوش،منفرد مسلک اور حسن انتخاب کے محاسن سے بھرپور نظر آتا ہے اور اس کا اظہار حکیم یوسف حسن نے "نیرنگ خیال "کے مقدمہ "اقبال نمبر طبع ثانی ۱۹۷۷ء "میں واضح طور پر کیاکہ

> " نیرنگ خیال کا اقبال نمبراس مقصد میں یقینا لامثال ثابت ہو ا ہے او رجو کچھ اس کے ذریعہ سے نشر ہوا ہے اس سے صحیح معنوں میں اقبالیت پر بہترین اورقیمتی ادب اور علم پیش ہوا جس کی اہمیت برابر تسلیم کی جاتی ہے "(۵)

"نیرنگ خیال" کے اس شمارے کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔اس کے پہلے حصے میں وہ مقالے اور منظومات شامل ہیں جو ۱۹۳۲ء میں شائع ہوئے،دوسرا حصہ جو "اضافہ "کے عنوان سے ہے اس میں ایسے مضامین شامل ہیں جو محمد طفیل نے بعد میں شامل کیے ان مضامین کی تعداد ۳۲ہے یہ مضامین اپنے موضوعات کے تنوع کے اعتبار سے موقر مقام کے حامل ہیں۔جو یقینا اقبالیات کے موضوع پر کام کرنے والے محققین اور طلباء کیلئے رہنمائی فراہم کریں گے۔پروفیسر فروغ احمد لکھتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

"اپنے مندرجات نثر و نظم کے تنوع اور تصاویر و نقوش سے مزین ہونے کے اعتبار سے یہ ایک ایسی پیش کش تھی جس سے خود علامہ ممدوح شادو مطمئن ہوئے ہوں گے "(۶)

"نیرنگ خیال "(نقوش) کے اقبال نمبر کا آغاز سر تیج بہادر سپرو کے پیغام سے ہوتا ہے جن کے نزدیک اقبال کا مرتبہ دنیا کے تمام شاعروں کی صف میں بلند ہے۔اس کے بعد پہلا مضمون منشی محمد دین فوق کا ہے۔

منشی محمد دین فوق جو علامہ اقبال کے دوستوں میں سے تھے انہوں نے اپنے طویل مضمون "ڈاکٹر شیخ سر محمد اقبال"میں اقبال کی سوانح حیات،شخصیت اور فکروفن پر سیر حاصل معلومات بہم پہنچائیں چونکہ منشی محمد دین فوق علامہ اقبال کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے اس لیے یہ مضمون بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتا ہے اور کسی بھی تحقیقی کام میں استنادی معیار کو کمزور نہیں ہونے دیتا محمد دین فوق کا یہی مضمون اپریل ۱۹۰۹ء کےکشمیری میگزین میں بھی شائع ہوا بعدازاں اضافے کے ساتھ "نیرنگ خیال"کے اقبال نمبر میں شائع کیا گیا منشی محمد دین فوق نے علامہ کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۶ء درج کی اور خاندان کے مشرف بہ اسلام ہونے سے لے کر اخیر تک مختلف عنوانات کے تحت ان کی زندگی کے اہم واقعات کو بیان کیا۔

اس شمارے کا ایک اور اہم مضمون علامہ اقبال کی وہ تحریر ہے جو انہوں نے انگریزی میں ڈاکٹر نکلسن کو بھیجی تھی جس کا ترجمہ "فلسفہ سخت کوشی"کے عنوان سے چراغ حسن حسرت نے کیایہ تحریر اُردو میں پہلی مرتبہ "نیرنگ خیال"کے اقبال نمبر میں شائع ہوئی۔ اسی طرح شیخ آفتاب احمد کامضمون"علامہ سراقبال کے اُستاد "اقبالیاتی ادب میں بیش بہا اضافے کا باعث ہے کہ اس سے پہلی بار مولوی میر حسن مرحوم کی شخصیت سے آشائی ہوئی۔اقبال کے تصورات پر بھی بہترین کا وشیں جدیدی صورت میں سامنے آئیں۔"اقبال کی شاعری"کے عنوان سے دومضامین سامنے آئے ایک ملک راج آنند نے تحریر کیا اور دوسرا صوفی غلام مصطفےٰ تبسم نے لکھا۔ملک راج آنند کا مضمون انگریزی زبان میں رائل اکاڈیمی جرنل میں شائع ہواتھا اور اس کا ترجمہ اس شمارے میں شامل کیا گیا۔جب کہ صوفی غلام مصطفی تبسم کا طویل مضمون اقبال کی شاعری کا بھر پورا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ غلام احمد پرویز کا

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مضمون"متفادل اقبال"علامہ اقبال کی حیات بخش شاعری کا کُھلا اظہار ہے۔"علامہ اقبال ایک ریفارمر کی حیثیت سے "از محمدعبدالرشید فاضل اور "اقبال ایک مصلح کی حیثیت "از شیخ عبدالرحمن، یہ دونوں مضامین اپنے موضوع کے اعتبار سے تو یکساں ہیں مگر انداز فکر جدا ہے اور دونوں کے تقابلی جائزے سے محمد عبدالرشید فاضل کا مضمون مدلل او راستد لالی نظر آتا ہے۔اس کے علاوہ باقی مضامین کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر تاثیر، ڈاکٹر یوسف حسین خان اور محمد جمیل احمد کے مضامین نہایت مستند، جامع او ر محققانہ انداز کے حامل ہیں علامہ اقبال کی شاعری پر پیش کیے جانے والے مقالات میں تحلیل و تجزیے اور نقد وانتقاد کے بعد جس طرح نتائج اخذ کیے گئے۔یہ اقبالیات کے ذخیرے میں قارئین کیلئے ایک مفید باب کی حیثیت رکھتا ہے۔جس سے اقبال کا ذہن اور شاعر انہ ارتقا بھی واضح ہوتا ہے۔

اس شمارے کا ایک اہم پہلو علامہ اقبال کی تخلیقات کے تجزیے ہیں جس میں مثنویاتِ اقبال از عبدالرحمن بجنوری، پیام مشرق از ڈاکٹر نکلسن،تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ از سید نذیر نیازی جس نے علمی انداز سے انہیں تحریر کیا وہ اقبال فہمی کے فروغ میں نہایت مدومعاون ہے۔ٹیگور، میر، غالب اور دیگر اسلامی دنیا کے شعراء کے ساتھ اقبال کے تقابلی جائزے بھی علامہ کے بارے میں مثبت اثرات پیدا کرتے ہیں۔اس موقر جریدے کے متعلق ڈاکٹر سلیم اختر کہتے ہیں کہ:

> "نیرنگ خیال کامقالات کے مطالعہ کرنے پریہ محسوس ہوتاہے کہ یہ اس رائے پر علمی دلیل کی حیثیت رکھتے ہیں ایسی دلیل جس کی توثیق میں آنے والے عہد کے ناقدین اد ب نے بالعموم اوراقبال شناسوں نے بالخصوص اپنے قلم کے جوہر دکھائے "(۷)

"نیرنگ خیال"کے اس شمارے کا وہ حصہ جو "اضافہ "کے عنوان سے پیش کیا گیا اس میں محمد طفیل نے اس بات کو واضح کیا کہ ضابطہ کے مطابق اس میں "نیرنگ خیال"کی جگہ "نقوش"کا لفظ آنا چاہیے مگر وہ حکیم یوسف حسن کی محبت میں ایسا نہیں کر تے اس حصے کے آغاز میں "اسلام،قوت اور وطنیت "کے عنوان سے جو مضمون پیش کیا اُس میں علامہ اقبال کے نظریات کو نہایت موثرانداز میں بیان کیا گیا۔اس شمارے میں اقبال کی تصنیفات کے جائزے بھی پیش کیے گئے مثلاً"بانگِ درا"از مولوی عبدالحق،"بالِ جبریل سرسری نظر سے"از سید نذیر نیازی، "ارمغان مجاز"ازسہامجددی،"پس چہ

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

باید کرداے اقوام مشرق"از محمد حبیب الرحمن اور "ارمغان مجاز"از عبدالرشید طارق، اس شمارے کی خاصے کی چیز ہیں کیونکہ ان مضامین کے ذریعے ہم نہ صرف علامہ اقبال کی شاعری کے فکری اور فنی محاسن سے آگاہ ہوتے ہیں بلکہ یہ ان مضمون نگاروں کی ذہنی یکسوئی، تیقن اورکلام اقبال کے عمیق مطالعے اورمشاہدے کے بھی غماز ہیں۔

اس شمارے کا ایک بڑا اہم مضمون "طبقہ نسواں اور علامہ اقبال"ہے جو محمد جمیل احمد بریلوی نے تحریر کیا۔ اس مضمون کے عنوان سے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے علامہ اقبال کے تصورات سے طبقہ نسواں کے کردار کو واضح کیا گیا ہو گا مگراس مضمون کو پڑھتے جائیں یہ پورا مضمون مختلف مذاہب میں تو عورت کے تصور کو پیش کرتا لیکن اقبال کے تصورات کہیں نظر نہیں آتے سوائے اس مضمون کی آخری سطر کے "اقبال اسی اسلام کا شاعر ہے"۔اس لیے یہ کہنا قرین انصاف نہیں کہ یہ طبقہ نسواں کے متعلق اقبال کے تصورات کو واضح کر تا ہے۔

اس شمارے میں ایسے مضامین بھی پیش کیے گئے جس میں علاقہ اقبال کے بارے میں رائج غلط تصورات اورتحقیقات کو رد کیاگیا جس سے اقبال شناسی اور اقبال دوستی کی روایت کو مزیداستحکام ملتاہے۔

مجموعی اعتبار سے محمد طفیل (محمد نقوش) نے ہر ممکن کوشش کی کہ اس شمارے میں ایسے مضامین کو شامل کیا جائے جس سے اقبال کی فکرو نظر کی ترویج ہو معتبر، مستند اورصاحب الرائے ناقدین اور تجزیہ نگار کے مضامین کا انتخاب کر نا اور انہیں شمارے میں یکجا کر نا بہت اہم اور دقیع کام ہے۔ مگر شمارے کی ضخامت اور افادیت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ محمد طفیل نے نہایت خوش دلی اور خلوص کے ساتھ اسے سر انجام دیا۔

محمد طفیل (محمد نقوش) انوکھی اور تخلیقی صلاحیت سے مالامال ہیں۔وہ بیک وقت نفاست،جمالیاتی حسن، اقدار اور بصیرت کا خوبصورت امتزاج ہیں اس لیے اپنی دانشور انہ ہوش مندی اور بیداری سے جو بھی شمارہ سامنے لاتے ہیں وہ خاص ہو جاتا ہے اور وہ ہر بار انتہائی سلیقہ کار تازہ کاراور نادرہوجاتے ہیں۔ڈاکٹر محمد حسن لکھتے ہیں۔

"محمد طفیل کو نفاست عزیز ہے اور ان کے نزدیک نفاست انسانیت کا دوسرا نام ہے نفاست ان کے ہاں امارت کے ہم معنی نہیں سلیقے سے عبارت ہے نقوش پڑھنے والوں کو یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں کہ ہر صفحے پر محمد طفیل کی فطری نفاست کی مہر ثبت ملے گی لیکن نقوش کے صفحوں سے باہر بھی نفاست محمد طفیل کی شخصیت کی کلید ہے ہر چیز قرینے سے ہر نکتہ مقام سے ہر لفظ طریق سے حتیٰ کہ خاموشیاں بھی اپنی جگہ پر!یہ ہیں محمد طفیل "[۸]

"نقوش" کے یہ ضخیم نمبر محمد طفیل کے بر جستہ آرٹ اور بھر پور ریاضت کا منہ بولتا ثبوت ہیں "نقوش"نے اقبال نمبر ۲ شمارہ نمبر۱۲۳دسمبر ۱۹۷۷ء میں ادارہ فروغ اُردو لاہور کے زیر اہتمام شائع کیا محمد طفیل کی ادارت میں شائع ہونے والا یہ ضخیم نمبر ۶۵۱صفحات پر مشتمل ہے "نقوش"کا یہ اقبال نمبر۲بے مثال، لاجواب اور ناقابل فراموش ہے۔دنیائے ادب میں فردِ واحد نے اس قدر تحقیقی مضامین او نادر دستاویزات کو جمع کر کے اسے ادبی نوادرات میں شامل کر دیاہے۔ محمد طفیل نے اس شمارے کو سات حصوں میں منقسم کیا ہے اس شمارے کے پہلے دوحصے بالترتیب "خطوط "اور"تاریخ ولادت"تحقیق کی دنیا میں اپنی مثال آپ ہیں "خطوط"میں اقبال کے پانچ خطوط جو غیر مطبوعہ تھے اور دو خطوط اپنے اصلی عکس کے ساتھ اس شمارے میں موجود ہیں۔یہ خطوط پروفیسر محمد عمر الدین[۹]کے ذخیرہ سے لیے گئے ہیں۔

دوسرا حصہ "تاریخ ولادت"تحقیق کی دنیا میں جنون کی نئی راہ شمار ہوتا ہے۔اس حصے میں دو مضامین"علامہ اقبال کی تاریخ ولادت "از ڈاکٹر وحید قریشی اور علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش "از ڈاکٹر اکبر حیدری کے عنوان سے پیش کیے گئے ان دونوں محققین کی تحقیق کے مطابق علامہ اقبال کی درست تاریخ پیدائش ۲۹دسمبر۱۸۷۳ء ہے جبکہ "نیرنگ خیال"کے اقبال نمبر میں منشی محمددین فوق نے "ڈاکٹر شیخ سر محمداقبال مختصر سوانح حیات "میں اقبال کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۶ء درج کی ہے۔ڈاکٹر وحید قریشی نے اپنے مضمون "علامہ اقبال کی تاریخ ولادت "مشمولہ "نقوش "اقبال نمبر۲میں اس بات کی وضاحت کی کہ منشی محمد دین فوق کی تحقیق میں واضح فرق موجود ہے منشی محمد دین کی کتاب "اقبال "جو ۱۹۲۶ء کو شائع ہوئی اس میں تاریخ پیدائش ۱۸۷۵ء تحریر ہے جبکہ نیرنگ خیال کے مضمون میں ۱۸۷۶ء

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

موجود ہے مزید انہوں نے ایک خط کا حوالہ دے کر واضح کیا کہ علامہ نے ۱۹۲۲ء تک اپنے حالات کے متعلق فوق کی کوئی مدد نہیں کی تھی"(۱۰) اس لیے ڈاکٹر اکبر حیدری کی تحقیقات کے مطابق سال ۱۸۷۷ء میں اقبال کی ولادت قرار دینا نہ صرف غلط ہے بلکہ حقائق سے چشم پوشی کرنا ہے صحیح تاریخ پیدائش ۲۹دسمبر۱۸۷۳ء ہی ہے "(۱۱)

"فکر وفن "کے عنوان سے جو حصہ پیش کیا گیا اس میں ۲۵مضامین شامل کیے گئے مولانا امتیاز علی عرشی نے اپنے مضمون "آرزوئے نایافت "میں ایسے انسان کی خصوصیات بیان کی ہیں جس کی اقبال کو تلاش تھی۔"کچھ اقبال کے بارے میں "پروفیسر رشید احمد صدیقی کا مضمون ہے جو غیر مطبوعہ تھا اور پہلی بار نقوش کے اس شمارے میں ڈاکٹر سید معین الرحمن کے تعارف کے ساتھ شائع ہوا اس کا اظہار ڈاکٹر سید معین الرحمن نے رشیداحمد صدیقی کے مضمون کے آغاز میں تعارف کراتے ہوئے کہا کہ:

> "رشید احمد صدیقی کی یہ قلمی تحریر راقم الحروف کے ذاتی ذخیرہ نوادر کی زینت ہے اور پہلی بار سامنے آرہی ہے"۔(۱۲)

رشید احمد صدیقی نے اس مضمون میں اقبال کے ہاں موسیقی اور ترنم کے "تازہ بہ تازہ او رنو بہ نو "نمونے پیش کیے ہیں محمدہادی حسین نے اپنے مضمون "اقبال اور شاعری "میں اقبا ل کی شاعری کاتفصیلی جائزہ پیش کیا "علامہ اقبال اور میراث اسلام "اپنی نوعیت کا منفرد مضمون ہے جس میں ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے ان مساجد کے حوالے سے بات کی جس کاذکر اقبال نے فنونِ لطیفہ کے شاہکار قرار دیتے ہوئے اپنی شاعری میں کیا اور اس بات پر زور دیا کہا کہ:

> "علامہ اقبال کے کلام نظم ونثر، ان کے مکتوبات، ان کے ملفوظات، خطبات سب کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ اس عنصر کی نشان دہی ہوسکے کیوں کہ ملتِ اسلامیہ کے تشخص کا دارومدار اسی وراثتِ اسلام کی باز یافت پر ہے اور تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ کا جو خاکہ علامہ نے پیش کیا ہے وہ بھی اسی کی دعوت دیتا ہے"۔(۱۳)

اقبال کے مختلف تصورات جن میں سو شلزم او راسلام، اسلامی ثقافت کی روح،زماں کا تصور، مذہب اور سائنس کے متعلق نظریات، ملت اسلامیہ کے بارے میں اقبال کے افکار،اقبال کا تصور قرآنی اور علوم جدیدہ کے متعلق اقبال کے خیالات کے حوالے سے اہم اور نادر مضامین مستند اور معتبر ناقدین

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کے ناموں کے ساتھ موجود ہیں۔اس کے علاوہ گوپی چند نارنگ نے "اقبال کی شاعری کے صو تیاتی نظام "اور ڈاکٹر سید محمد عقیل نے اقبال کی شاعری میں تمثال آفرینی پر گر اں قدر مضامین پیش کیے، ڈاکٹر نجم الا سلام کا مضمون"اقبال اور رسالہ معارف"او رانور سدید کا مضمون اقبال مخزن اور رومانیت"رسائل وجرائد کے ذریعے اقبال شناسی کے کردار پر اہم مضامین ہیں۔پروفیسر عبدالقوی دسنوی نے "بچوں کا اقبال"متعارف کرواکر اس شمارے کی افادیت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے "کشورِ پنجاب اور اقبال "کے ذریعے اقبال کی نظر میں کشورِ پنجاب کی اہمیت اور پنجابی مسلمانوں کے خصائص کو بیان کیا گیا ہے جہاں وہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ان کے ہاں اجتماعی سوچ اور انفرادی نظم وضبط کی کمی ہے۔خوبصورت اسلوب میں تحریر کردہ ڈاکٹر ظ۔انصاری کا مضمون "اقبال شناسی۔غوروفکر کے چند پہلو"فکر اور ڈرامائی انداز میں رچا بسا ہے جو مختلف پہلوؤں اور زاویوں سے اقبال کے فکر وفن کو دکھاتا ہے۔ڈاکٹر سلیم اختر اپنے مضمون "اقبال، ممدوح عالم"میں اقبال شناسی کی پوری روایت کی جائزہ لیتے ہوئے ایران کے ڈاکٹر احمد علی رجائی کے اس قول کی تائید کرتے ہیں کہ اقبال ایک نو دریافت براعظم کی مانند ہیں جس میں کتنی ہی دلاآویز اور قابل غورچیزیں ہنوز بحث طلب ہیں، اس لیے اقبال کو ممدوح عالم قرار دینا حقیقت کے عین مطابق ہے۔

ا س شمارے کا چوتھا حصہ"اقبال کے حضور"کے عنوان سے ہے جس میں آٹھ مضامین پیش کیے یہ حصہ علامہ اقبال کے متعلق نادرمعلومات پر مبنی ہے خواجہ عبدالوحید کاپہلا مضمون"اقبال کے حضور"ایک تفصیلی مضمون ہے جس میں ان محفلوں کا ذکر ہے جس میں اقبال شریک رہے مختلف سنین میں ملاقاتوں کی یادداشتیں ہیں جو انہوں نے تحریر کیں یہاں تک اُن آخری ایاّم اور آخری لمحات کا تذکرہ بھی موجود ہے جب وہ اس جہانِ آب و گل سے رخصت ہورہے تھے اس کے علاوہ "اقبال اور حفیظ"از حفیظ جالندھری،"اقبال اور جاوید منزل "از میاں محمد شفیع اقبال اور انتخاب کو نسل از ڈاکٹر سید عبداللہ چغتائی،"بہ سلسلہ اقبال، ایک انٹرویو"از میاں عبدالعزیز مالواڈہ، "اقبال "از میاں عطاالرحمن جس کا تعارف صالحۃ الکبری عرشی نے کروایا۔"اقبال کے ساتھ ساتھ "از ڈاکٹر ابوالخیرکشفی کے مضامین اپنی نوعیت کے منفرداور جداگانہ موضوعات کو لیے ہوئے ہیں جن میں اقبال کے ساتھ گزارے ہوئے لمحوں کی یادیں موجود ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ان سب میں حکیم محمد یوسف حسن کا مضمون "علامہ اقبال کی شخصیت کے چند پہلو "بڑا اہم اور دقیع ہے۔اس میں ان جواہر پاروں کو جگہ دی گئی ہے جن کی طرف شاذونادر ہی کسی کی توجہ جاتی ہے۔ ان میں اہم واقعہ ڈاکٹر تاثیر کا نکاح ہے جس میں علامہ اقبال نہ صرف شریک ہوئے بلکہ جس انگریزخاتون سے ڈاکٹر تاثیر کانکاح ہوا اُس کو حلقہ اسلام میں شامل کرکے پھر نکاح بھی خود پڑھایا۔اقبال کی فارسی میں شعر گوئی کی ابتداء فی البدیہہ نظمیں، علامہ اقبال کی شعر خوانی، اقبال کے لین دین کے معاملات اور ان کی تصنیفات کی نشرو اشاعت جیسے اہم واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔

"مداح و ممدوح"کے عنوان ہے جو حصہ پیش کیا گیا اس میں سات مضامین پیش کیے گئے۔ اس میں جن اکابر ناقدین نے مضامین پیش کیے انہوں نے مولانا گرامی، اکبر الہ آبادی، سید سلمان ندوی ابوالکلام آزاد، خلیفہ عبدالحکیم، غلام رسول مہر او رعبدالمجید سالک سے اقبا ل کے تعلقات کو واضح کیا۔

"قیام وتعلق"کے عنوان سے جو حصہ پیش کیا گیا اس میں لاہور حیدرآباد دکن، بھوپال، بہاولپوراور یورپ کے قیام اور مختلف نوابوں اور امراء سے تعلقات کو بیان کیا گیا ہے۔

"رحلت (گمشدہ اوراق)"میں اقبال کے دو اساتذہ میر حسن اور آرنلڈکے انتقال پر مولانا غلام رسول مہر کی مختصر مگر جامع تحریر موجود ہے۔ان کے ساتھ ساتھ اسلم کمال کی خوبصورت مصوری نے نقوش کے صفحات کی زینت کو بڑھا دیاہے۔

مجموعی اعتبار سے ان خاص نمبروں کی حیثیت علامہ اقبال پر کام کرنے والوں کے لیے ناگزیر ماخذاور منابع کی ہے ان خاص نمبروں کے اوراق ایک مستند دستاویز کی حیثیت اختیارکر گئے ہیں جنہیں "نقوش"نے محفوظ کیا جو نہ صرف آج کے زمانے بلکہ آنے والے کل کے اہل دانش کی ذہنی ضروریات کی تکمیل کاسامان فراہم کریں گے اس عہد توسیع و تشخص میں علامہ اقبال پر شائع ہونے والے "نقوش "کے یہ خاص نمبر اقبالیات کے فروغ میں غیر معمولی حیثیت اختیار کرگئے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی، "حیات نامہ اقبال"،مشمولہ، نقوش "،(اقبال نمبر۱)،شمارہ نمبر ۱۲۱(لاہور: ادارہ فروغ اُردو ستمبر۱۹۷۷ء)،ص۹۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۲۔ جگن ناتھ آزاد،"اقبال کی اپنے کلام پر نظر ثانی"، مشمولہ "نقوش"،(اقبال نمبر۱)،شمارہ۱۲۱ (لاہور:ادارہ فروغ اُردو ستمبر۱۹۷۷)،ص۲۳۵۔

۳۔ پروفیسر سلیم اختر،"اقبال کا نفسیاتی مطالعہ "،ایضاً،ص۴۱۴۔

۴۔ محمد طفیل،"طلوع"،مشمولہ،"نیرنگ خیال"، (اقبال نمبر)، (لاہور:ادارہ فروغ اُردو نومبر ۱۹۷۷ء)،ص ندارد۔

۵۔ حکیم یوسف حسن،"اقبال نمبر طبع ثانی ۱۹۷۷ء"، ایضاً، ص ندارد۔

۶۔ پروفیسر فروغ احمد، "تفہیم اقبال "،(کراچی:اُردو اکیڈمی سندھ،۱۹۵۸ء)۔

۷۔ ڈاکٹر سلیم اختر، "اقبال او رہمارے فکری رویے "(لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز،۱۹۸۵ء)، ص۱۱۳، اشاعت دوم۔

۸۔ ڈاکٹر محمد حسن،"طفیلیات "، مشمولہ، "محمد نقوش "، مرتب ڈاکٹر سید معین الرحمن (ملتان:کاروان ادب،۱۹۸۳ء)ص۶۲، طبع اول۔

۹۔ پروفیسر محمد عمر الدین مرحوم علی گڑھ میں فلسفہ اورنفسیات کے اُستاد تھے علامہ اقبال کے شاگرد، ساتھی اور مخلص دوست رہے۔ماخوذ:مکتوبات، مشمولہ، "نقوش "(اقبال نمبر ۲)، شمارہ، ۱۲۳(لاہور:ادارہ فروغ اُردو، دسمبر۱۹۷۷ء)ص ندارد۔

۱۰۔ مزید معلومات کیلئے ملاحظہ ہو ڈاکٹر وحید قریشی کا مضمون "علامہ اقبال کی تاریخ ولادت"، محولہ بالاص۹۔

۱۱۔ ڈاکٹر اکبر حیدر ی،"علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش"،مشمولہ، "نقوش "،(اقبال نمبر ۲)،شمارہ۱۲۳، ص۴۰۔

۱۲۔ ڈاکٹر سید معین الرحمن،"متعارفہ "،ماخوذ،"کچھ اقبال کے بارے میں "از پروفیسر رشیداحمد صدیقی،ایضا"، ص۴۸۔

۱۳۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی،"اقبال اور میراثِ اسلام "، ایضاً،ص۱۰۹۔